Al-Azhār

ISSN (Print): 2519-6707

Volume 7, Issue 2(July- December, 2021)

Issue:http: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/17

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/273

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v7i02.273

Title A Review of the Alleged Contradiction of the Hadîths in the Stoning Punishment with the Qur'anic Verses,”

Author (s): Dr. Rashida Parveen, Dr. Aysha Sanobar and Dr. Ihsan Ullah Chishti

Received on: 29 June, 2021

Accepted on: 29 November, 2021

Published on: 25 December, 2021

Citation: Dr. Rashida Parveen, Dr. Aysha Sanobar and Dr. Ihsan Ullah Chishti, “Construction: Ahkam of Environmental protection: A research study in light of Quranic legal text and Sunnah of Holy Prophet,” Al-Azhār: 7 No, 2 (2021): 11-32

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

تحفظ ماحول کے احکام نصوص قرآنیہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

The Rules of Environmental protection: A research study in light of Quranic legal text and Sunnah of Holy Prophet

*ڈاکٹر راشدہ پروین

**ڈاکٹر عائشہ صنوبر

***ڈاکٹر احسان اللہ چشتی

Abstract

Universe is the great creation of Allah. Allah Almighty made man His caliph in universe. Human being is distinct part of this universe; So Universe and Human being are the elements of complementary to each other. Universe and its system are operating in an organized and integrated scientific manner. Nature creates compatible atmosphere for safety of human being.

Maintaining the environment with its natural protection is in accordance with Islamic teachings, and human being is responsible to safety of the environment. Environment protection is an important aspect of Islam. Muslims is vicegerent of Allah on earth so Muslims are responsible to care for the environment in pro-active manner. Different species, be it plants or animals have been created for a specific purpose.

The Holy Quran provides comprehensive and clear teachings for protection of the environment and human survival. Holy Quran emphases man to live an eco-friendly, moderate, balanced and without causing any destruction or harm to nature. Allah says, in Holy Quran: (Qur'an, 2:60) وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ(Translation) "And do not commit abuse on the earth, spreading corruption."

Allah said in another place: وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ (Qur'an 28:77) "And do not desire corruption in the land. Indeed, God does not like corruptors."

Holy prophet Hazrat Muhammad (peace be upon him) took practical steps to keep the environment green and to ensure the protection of the environment. The holy prophet spent his entire life in helping and caring for mankind and also other creation of Allah, an eco-friendly effort, to restore/preserving the peace of the universe, planting trees and protecting the environment. Holy prophet Hazrat Muhammad (peace be upon him)says, If a Muslim plants a tree or sows seeds, and then a bird, or a person or an animal eats from it, it is regarded as a charitable gift (sadaqah) for him."

One of the biggest and most serious problem facing the world today is global warming, freshwater scarcity, depletion of biodiversity, ozone depletion. In this article describes the important elements of the environment, land, water, and types of air pollution. The reasons for polluting the environment are explained in the light of the facts. This paper is an attempt to briefly present the rules for the protection of the environment have been stated in the light of the verses of the holy Quran and the Hadith/Sunnah of the Prophet(peace be upon him),and the protection of human survival is one of the main goals of islamic Shari'ah.

Keywords: Nature, Environmental protection, Pollution, Human Survival, Trees

---

* چیئرپرسن شعبہ اسلامک اسٹڈیز، وویمن یونیورسٹی مردان

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، سردار بہادر خان وویمن یونیورسٹی کوئٹہ

*** اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ تحقیقات اسلامی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

مقالہ کا تعارف

اللہ تبارک و تعالیٰ نے کائنات تخلیق کیا اور کائنات کا نظام ایک منظم انداز میں رواکیا۔ستارے ،سیارے ، کہکشائیں سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔زمین کو لہلہاتی فصلوں اور کھیتیوں، سرسبز و شاداب جنگلات، عقل و خرد اور دل و نگاہ کو موہ لینی والی آبشاروں، دریاؤں اور سمندروں، بلند و بالا پہاڑوں اور قد آور درختوں، خوشبودار پھولوں اور رس بھرے پھلوں، میوہ جات اور اناج سے مزین فرمایا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(ترجمہ) آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کی گردش میں اور جہازوں میں جو چلتے ہیں سمندر میں وہ چیزیں اٹھائے جو نفع پہنچاتی ہیں لوگوں کو۔اور اتارا اللہ تعالیٰ نے بادلوں سے پانی پھر زندہ کیا اس کے ساتھ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد اور پھیلا دیئے اس میں ہر قسم کے جانور، اور ہواؤں کے بدلتے رہنے میں اور بادل میں جو حکم کا پابند ہو کر آسمان اور زمین کے درمیان (لٹکتا رہتا) ہے (ان سب میں) نشانیاں ہیں اہل عقل کے لئے۔(1)

اللہ تعالیٰ نے آسمانِ دنیا کو یعنی ستاروں اور سیّاروں سے آراستہ کیا اور ہر سماوی کائنات میں اس نے ایک نظام ودیعت فرمایا۔قرآن مجید کی کئی آیاتِ مبارکہ میں کائنات کے نظم و ضبط کو بیان کیا گیاہے- ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ (2)(ترجمہ) اور بے شک ہم نے سب سے قریبی آسمانی کائنات کو (ستاروں، سیاروں، دیگر خلائی کرّوں اور ذرّوں کی شکل میں) چراغوں سے مزیّن فرما دیا ہے اور ہم نے ان (ہی میں سے بعض) کو شیطانوں (یعنی سرکش قوتوں) کو مار بھگانے (یعنی ان کے منفی اَثرات ختم کرنے) کا ذریعہ (بھی) بنایا ہے اور ہم نے ان (شیطانوں) کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے-"اسی طرح ایک دوسرے مقام پر آسمان کی تخلیق کے مرحلے کو ان الفاظ میں بیان کیا۔) "پھر دو دِنوں (یعنی دو مرحلوں) میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر سماوی کائنات میں اس کا نظام ودیعت کر دیا اور آسمانِ دنیا کو ہم نے چراغوں (یعنی ستاروں اور سیّاروں) سے آراستہ کر دیا اور محفوظ بھی (تاکہ ایک کا نظام دوسرے میں مداخلت نہ کر سکے (3)،"اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ (4) سورج اور چاند (اسی کے) مقررّہ حساب سے چل رہے ہیں۔اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے "حضرت ابن عباس نے فرمایا ۔ یعنی یہ سورج اور چاند متعین حساب کے مطابق حرکت کررہے ہیں جو منازل اور بروج ان کیلئے متعین ہیں ،ان سے تجاوز نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی روگردانی، اپنے اپنے دائرہ میں سرپیکار ہیں (5)۔

الغرض پوری کائنات میں مکمل نظم وضبط پایا جاتا ہے ہر قدرتی نظام میں ایک توازن پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہر چیز میں ایک نکھار اور تروتازگی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اس روئے زمین پر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ زمین کو انسانی مسکن قرار دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ (6) ترجمہ: (اور تمہارے واسطے زمین میں ٹھکانا ہے اور نفع اٹھانا ایک وقت تک) ترجمہ: (اس زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے، اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے)۔ (7)

زمین انسانی مسکن ہے اور کل متاع حیات ہے لہٰذا زمین اور اس کے وسائل کا درست استعمال اور تحفظ حضرت انسان کا بنیادی فریضہ ہے۔ زمین کو ہرا بھرا رکھنا اور آنے والی نسلوں کو اس متاع گراں کا انتقال ایک اہم ذمہ داری ہے۔ زیر نظر مقالہ میں ان خطوط کا احاطہ کیا گیا ہے کہ اسلام دین فطرت ہے اور فطرت کے تحفظ و حفاظت کے مفصل احکامات بیان کرتا ہے۔ نیز مقالہ میں ماحول کا تعارف اہمیت اور آلودگی کی وجوہات اور تدارک کا نصوص قرآنیہ اور سیرت سیدنا احمد مجتبیٰ ﷺ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

ماحول کی تعریف: قدرتی ماحول سے مراد زمین یا زمین کے ایک حصّے پر موجود وہ تمام جاندار اور بے جان اشیاء جو قدرتی طور پر موجود ہوں۔ جس میں جانداروں اور بے جان اشیاء، موسم، آب وہوا اور قدرتی وسائل کا آپس میں تعلق ہوتا ہے۔

آلودگی سے مراد ہے کہ "کثافتوں کا قدرتی ماحول میں (اتنی مقدار اور تعداد میں) داخل ہونا کہ جو جانداروں کی حیات کو متاثر کرے۔ نیز عدم استحکام، بد نظمی اور تکلیف کا باعث بننا، آلودگی کہلاتا ہے"۔(8)۔ آلودگی ماحول کے مختلف عناصر کو متاثر کرتی ہے۔ اس لئے ماحولیاتی آلودگی چیدہ چیدہ اقسام درج ذیل ہیں۔

فضائی آلودگی

ماحول میں گیسیں ایک خاص تناسب سے مل کر ایک آمیزہ بناتی ہیں جسے ہوا کہا جاتا ہے۔ صاف ہوا ماحول کا لازمی جز اور بنیادی عنصر ہے۔ زہریلی گیسوں اور مضر صحت ذرات کا ہوا میں شامل ہونے کا عمل فضائی آلودگی کہلاتا ہے۔

فضائی آلودگی کے اسباب

فضائی آلودگی کے بہت سے اسباب ہیں تاہم چند ایک کا مختصر اًذکر ذیلی سطور میں درج ہے۔

سڑکوں پر رواں دواں دھواں اڑاتی ہوئی گاڑیاں فضائی آلودگی میں اضافہ کا باعث ہیں۔ جب کہ ان سڑکوں کے ارد گرد اور درمیان میں سبزہ اور ماحول دوست پودوں کی کمی ہے۔ علاوہ ازیں گاڑیوں کی خستہ حالی

اور زیادہ دھواں کا اخراج بھی ماحول کی خرابی کا سبب ہے۔ کیمیائی طور پر تیار کی گئیں اشیاء اور دیگر مختلف قسم کے کچرے کو جب جلایا جاتا ہے تو اس سے نکلنے والا دھواں فضائی آلودگی کا باعث بنتا ہے اور اس سے نکلنے والی زہریلی گیس اور ذرات فضا میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بجلی کی پیداوار کے لیے استعمال کیے جانے والے ذرائع بھی فضائی آلودگی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں جو لوگوں کو وقت سے پہلے ہی موت کی جانب دھکیل رہے ہیں۔ علاوہ ازیں بڑے پیمانوں پر جنگلات کی کٹائی کرۂ ارض کے توازن میں بگاڑ کا باعث ہے جب کہ یہی درخت فضا میں موجود کاربن گیسوں کو دوبارہ زندگی بخش آکسیجن میں تبدیل کرتے ہیں۔

فضائی آلودگی کے تباہ کن اثرات

فضائی آلودگی کے اثرات جان لیوا اور مہلک ہے۔ دنیا کا ماحول کئی وجوہات کی بناء پر تیزی سے زہریلا ہو رہا ہے جس کے باعث ہر سال لاکھوں انسان موت کا شکار ہو رہے ہیں۔ جس سے انسانی صحت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور سانس لینے میں دشواری، پھیپھڑوں کا کینسر، ڈیپریشن، بے آرامی، نفسیاتی امراض جنم لیتے ہیں۔ گلوبل انوائرمنٹ آؤٹ لک' کے عنوان سے ایک رپورٹ اقوامِ متحدہ ہر چند سال بعد جاری کرتی ہے اور اس سلسلے کی یہ چھٹی رپورٹ ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دنیا بھر میں انسانوں کی مضر صحت مند سرگرمیوں کے نتیجے میں دنیا کے ماحول کو سخت نقصان پہنچا ہے اور اس سے انسانی معاشرے کی ماحولیاتی بنیادیں منہدم ہو رہی ہیں۔ آب و ہوا کی تبدیلی کی وجہ سے زراعت متاثر ہو رہی ہے اور خوراک کی قلت بھی بڑھ رہی ہے۔

آبی آلودگی

پانی کرۂ ارض کا اہم عنصر ہے۔ انسانی زندگی کے لئے ہوا کی طرح پانی بنیادی جز اور لازمہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے ہر جانور کو پانی سے (9)۔ نباتات سے زمین کیسے ہری بھری ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو قرآن پاک میں نہایت خوبصورت پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ (ترجمہ) اللہ ہی بادلوں سے پانی برساتا ہے۔ جس سے زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے (10)۔ (ترجمہ) آسمان سے تمہارے لیے پانی اتارا پھر اس کے ذریعہ سے زمین سے خوش نما باغ اُگائے جن کے درختوں کو اگانا تمہارا مقدور نہیں (11)۔

آبی آلودگی سے مراد، جھیلوں، دریاؤں، سمندروں اور زیرِ زمین پانی کی آلودگی ہے اور پانی میں کثافتیں یا تو براہِ راست شامل ہوتی ہیں یا جب گندہ پانی بغیر صاف کیے پانی کے ذخائر میں ڈالا جائے تو آبی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔

آبی آلودگی وجوہات

صنعتی ترقی میں روز افزوں اضافہ، صنعتی انقلاب آبی آلودگی کی ایک وجہ ہے۔ صنعتی علاقوں کا کثیف

مادہ بغیر صاف کیئے ندی نالوں میں بہادیا جاتا ہے۔ اس طرح صاف پانی زہریلے مادوں کی وجہ سے آلودہ ہو جاتا ہے۔ دنیا کی آبادی میں دن بدن اضافہ کی وجہ سے پانی کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نیز قدرتی پانی کے ذخائر کو جس بے دردی سے ضائع کیا جارہا ہے۔ اس وجہ سے صاف اور پینے کا پانی بہت تیزی سے کم ہو رہا ہے۔ اور اگر یہ صوتحال بر قرار رہی تو مستقبل میں صاف پانی جیسی نعمت ناپید ہو سکتی ہے۔ سمندر تجارت کا اہم ذریعہ ہے بحری جہاز اور بحری بیڑوں سے معدنی تیل کا اخراج ہوتا ہے۔ نیز فضلات، کیمیائی اور زہریلے مادوں کو سمندر برد کیا جاتا ہے۔ جس سے سمندر میں آلودگی کی شرح دن بدن بڑھ رہی ہے۔ پولی تھیلین کے بیگز کا بے دریغ استعمال آبی الودگی کی ایک بڑی وجہ ہے۔ پانی کی آلودگی میں حضرتِ انسان کی مساعی کے علاوہ، آتش فشاں پہاڑوں کا لاوہ اور کالک اگلنا، سمندری کائی کا حد سے زیادہ بڑھ جانا، طوفانوں اور زلزلوں کو بھی آبی آلودگی کا بڑا سبب قرار دیا جاتا ہے۔

آبی آلودگی کے تباہ کن اثرات

آبی آلودگی سے ہر ذی شعور متاثر ہو رہا ہے۔ انسانی صحت پر آلودگی کے مضر اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر معدے اور جگر متاثر ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے، ٹائفائیڈ، ہائپیا ٹیٹس، کینسر کی بیماریاں عام ہو رہی ہیں۔ جو کہ انسانی زندگی کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ صنعتی علاقوں کے زہریلے مادوں کو پانی میں بہانے کی وجہ سے آبی حیات کی بقاء شدید خطرے میں ہے۔ اور جب ایسے پانیوں سے حاصل کئے گئے جاندار کو انسان بطور غذا استعمال کرتے ہیں تو جراثیم اور زہریلے عناصر انسان کی صحت کے لئے شدید خطرہ ثابت ہوتے ہیں۔ زہریلے مادوں ملاندی نالوں اور دریاؤں کا پانی جب آب پاشی کے لئے استعمال ہوتا ہے تو مضر صحت کیمیائی اجزاء پودوں اور اناج کی جڑوں میں سرایت کر جاتے ہیں۔ ایسے پودوں کو بطور غذا استعمال کرنے سے انسانی زندگی اور صحت پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا میں زمین کی زرخیزی بھی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

زمینی آلودگی

آلودگی کی ایک اہم قسم زمینی آلودگی ہے۔ انسانی سرگرمیاں جو براہ راست یا غیر مستقیم طریقے سے زمین کی سطح اور مٹی کو تباہ وبرباد کر رہی ہیں۔ زمینی آلودگی زمین کی پیداواری صلاحیتوں کو ناکارہ بنادیتی ہے۔

زمینی آلودگی کی وجوہات واثرات

زمینی آلودگی کی بہت سی وجوہات ہیں چند ایک کا ذکر مذکورہ سطور میں درج ہے۔

زمین کی پیداوار میں اضافہ کے لئے مختلف کیمیکل ادویات کا سپرے کیا اور مصنوعی کھاد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے زمین کی پیداوار میں تو اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اس سے زمین کی زرخیزی متاثر ہوتی ہے۔ نیز مضر صحت اثرات پھلوں، سبزیوں اوراناج میں منتقل ہو جاتے ہیں، جس سے زمین کے ساتھ ساتھ انسانی زندگی بھی متاثر ہورہی ہے۔زمین آلودگی کی ایک اہم وجہ درختوں کا بے دریغ کاٹنا ہے اور جنگلات کا تیزی سے سکڑنا ہے۔ جس کے نتیجے میں سیلاب کا آنا اور زمینی کٹاؤ میں اضافہ سے قابل کاشت زمین میں کمی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ زمینی کٹاؤ کی وجہ سے آبی ذخائر میں تلچھٹ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔علاوہ ازیں مختلف اقسام کے قدرتی ومصنوعی ذرائع بھی زمینی آلودگی کا سبب بنتے ہیں۔اس میں انسانی وحیوانی ٹھوس فضلہ (اجابتیں) بھی شامل ہیں، تاہم بڑھتی ہوئی آبادی اور طرز زندگی میں ضروریات کے پھیلاؤ کے بعد سے ٹھوس فضلے کی پیداوار میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے، مزید برآں اسے ماحول دوست طریقے سے ٹھکانے لگانے کا کوئی مؤثر انتظام بھی نہیں ہے۔

آلودگی کی تباہ کاریاں

ماحول انسان اور دیگر جاندار وغیر جاندار کا محافظ وسائبان ہے۔ماحول فطری توازن کو برقرار رکھتا ہے۔ جدید دور میں گلوبل وارمنگ' اوزون کی تباہی' آبی و فضائی آلودگی' شور کی آلودگی اور شدید موسمی تبدیلیاں نہ صرف انسان بلکہ اس کرۂارض کی بقاء کے لیے شدید خطرہ ہیں ماحول کے لئے سب سے بڑا خطرہ کرۂ ارض پر مسلسل درجۂحرارت کا بڑھنا ہے۔ مسلسل درجۂ حرارت کے بڑھنے وجہ سے گلیشیرز پگھلنے شروع ہو گئے ہیں، سطح سمندر میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ساحلی علاقے زیرِ آب آنے کا خدشہ ہے-انسان حیوان، چرند وپرند ہجرت پر مجبور، صحت کے مسائل، خوراک کے مسائل، جنگلی حیات کا ناپید ہونا، صاف پانی کی قلت، معاشی مسائل اور دیگر مسائل بھی جنم لے رہے ہیں- موجودہ صورت حال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت انسانی جان کی بقاء کو جن چیزوں سے خطرہ لاحق ہے اُن میں سے ایک بڑا خطرہ ماحولیاتی آلودگی بھی ہے-

ماحولیاتی تحفظ کے احکامات

اسلام ایک مکمل دین ہے اور جس طرح اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زندگی کے تمام اصولی مباحث کو حل کیا جا سکتا ہے اسی طرح آلودگی کے مسئلے کو نہایت آسانی سے حل کیا جاسکتا ہے۔اس سلسلے میں آلودگی کی مختلف اشکال کا جائزہ پیش کیا جائے گا نیز ان آلودگی کی اقسام پر کیسے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔اور اس مسئلہ کے حل کے لئے قرآن وسنت سے استدلال وراہنمائی حاصل کی جائے گی۔

جنگلات اور درختوں کا تحفظ

ماحول کے تحفظ میں درختوں اور پودوں کا کردار بہت اہم ہے۔ فضائی آلودگی کو کم کرنے میں جنگلات اور درختوں کی اہمیت مسلم ہے۔ درخت نہ صرف یہ کہ غذائی اور ایندھن اور دیگر رہائش و آرائش کی ضروریات پوری کرتے ہیں بلکہ درخت اور پودے ماحول دوست ہیں اور زہریلی گیسوں کو جذب کرکے آکسیجن کا اخراج کریں۔ آکسیجن سے فضاء صاف رہتی ہے۔ جس سے ماحول کی تازگی برقرار رہتی ہے اور جانداروں کی زندگی کا لازمی جز آکسیجن ہے۔ اس طرح فضائی آلودگی کو کم کرنے میں ہرے بھرے درخت، پیڑ اور پودوں کا بنیادی کردار ہے۔ ہرے بھرے علاقے جسمانی، ذہنی اور روحانی صحت کے لئے بہت اہم ہیں۔ اسلام میں درختوں کی اہمیت کے پیش نظر درختوں کے تحفظ اور شجرکاری کے خصوصی احکامات دیئے گئے ہیں۔ اور غیر آباد زمینوں کی آبادکاری کی ترغیب دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تربیت کا نتیجہ تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شجرکاری اور غیر آباد زمین کی آبادکاری کی طرف خصوصی توجہ دی۔ حضرت عمارہ بن خزیمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر نے میرے والد سے پوچھا کہ آپ نے زمین آباد کیوں نہیں کی؟ انہوں نے اپنے بڑھاپے کا عذر پیش کیا کہ اب چل چلاؤ کا وقت ہے، حضرت عمر نے فرمایا کہ ہر حال میں زمین آباد کرنی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود حضرت عمر کو اس زمین میں اپنے ہاتھ سے پودے لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (12)

درخت لگانا رحمت اور اس کا اجر عظیم ہے۔ ہرے بھرے درختوں کو خواہ پھل دار ہوں یا نہ ہوں ان کو کاٹنا جرم اور اجتماعی زیادتی ہے۔ (13)۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ "عوام الناس تین چیزوں میں شریک ہیں۔ پانی، گھاس اور آگ" (14) غذائی ضرورت کے پیش نظر درختوں اور کھیتی کو کاٹا جا سکتا ہے اور اس امر کا حدیث مبارکہ میں صراحتاً ذکر بھی موجود ہے۔ جو بیری کے درخت کاٹے گا وہ عذاب الٰہی کا مستحق ہو گا الآیہ کہ زراعت کے نقطۂ نظر سے کاٹا گیا ہے۔ (15)

غذا کی طرح رہائش بھی انسان کا بنیادی حق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ (16) اپنی بیویوں کو اپنی استطاعت کے مطابق ویسی ہی رہائش فراہم کرو جیسا کہ تم رہتے ہو۔ انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۔ اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ رہائش کی تنگی ضرر میں داخل ہے۔ اس لئے اگر انسانی رہائش میں تنگی دور کرنے کے لئے درخت کاٹے تو اسکو استثناء حاصل ہو گا۔ فخر انسانیت حضور انور ﷺ نے شجرکاری کو اپنی سنت قرار دیا۔ حضرت انس روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر قیامت قائم ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھوٹی سے

شاخ ہو اور اٹھنے سے پہلے اس کو لگا سکتا ہو تو لگا دے۔(17) یعنی اس کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ اس عمل کا اس کو کوئی فائدہ براہ راست ہو گا یا نہیں بلکہ زمین کو سر سبز و شاداب رکھنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اسی طرح آپ ﷺ فرمایا" جس نے کوئی درخت لگایا، یا کھیتی اگائی، اور اس سے کسی انسان یا پرندے یا درندے یا چوپائے نے کھایا تو، یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔(18) ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شاخ اپنے دست مبارک میں لی اور اسے لگا دیا۔(19) اسی طرح حضرت سلمان فارسی کے عقد مکاتبت میں نبی کریم ﷺ کے درخت لگانے کا واقعہ بہت معروف ہے۔(20) نبی کریم ﷺ کی تربیت کا نتیجہ تھا صحابہ کرام نے شجر کاری اور غیر آباد زمین کی آباد کاری کی طرف خصوصی توجہ دی۔ حضرت عمارہ بن خزیمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر نے میرے والد سے پوچھا کہ آپ نے زمین آباد کیوں نہیں کی؟ انہوں نے اپنے بڑھاپے کا عذر کیا لیکن حضرت عمر نے فرمایا کہ ہر حال میں زمین آباد کرنی ہے۔(21) غرض شجر کاری اور زراعت پورے معاشرے اور انسانیت کے لئے نہایت نفع بخش اور دور رس نتائج کی حامل ہیں۔

درخت اور پودوں کو کاٹنے کی ممانعت

درخت انسانی زندگی کی اہم ضرورت ہے۔ احادیث مبارکہ میں نہ صرف یہ کہ درخت لگانے کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ بلا ضرورت درختوں کو کاٹنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور درخت کاٹنے کی وعید سنائی گئی ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے۔"جو شخص کسی درخت کو کاٹے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو جہنم میں ڈالیں گے ۔اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں امام ابو داؤد نے فرمایا ہے۔ کہ اس درخت سے مراد سایہ دار درخت ہے۔(23) درختوں اور پودوں کی بقاء اور ماحول کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ درختوں اور پودوں کو لگانے کی ترغیب دی جائے جبکہ ان کے کاٹنے پر پابندی ہو۔

قدرتی وسائل کے ضائع کی ممانعت

قرآن و حدیث کی تعلیمات کا مقصد انسانی فلاح و بہبود ہے۔ قرآن کریم اور حدیث مبارکہ میں ایسی متعدد نصوص اور احادیث موجود ہیں۔ جو قدرتی وسائل اور ماحول سے متعلق ہیں اور ایسی تخریبی سر گرمیوں اور اقدامات کی سختی سے ممانعت ہے، جن سے انسانی ماحول و معاشرہ کو نقصان پہنچے یا اس کی راہ ہموار ہو۔ ایسے تمام اقدامات کو فساد فی الارض کا نام دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔(جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے، تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔(24) غرض یہ کہ کھیتوں کو نقصان پہنچانا یا تباہ کرنا بالکل ایسے ہے جیسا کہ زمین کے امن و امان کو پامال کرنا۔ اور

رزق کے ذرائع کو برباد کرنا۔ایک دوسرے مقام پہ مزید وضاحت کے ساتھ فرمایا۔(ترجمہ)احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر (25)

اللہ پاک نے مظاہر فطرت میں ایک توازن اور تناسب رکھا ہے جب انسان اپنے مصنوعات راحت و آرام اور بے لگام خواہشات کی تکمیل میں قدرتی ذرائع و وسائل کا بے دریغ استعمال کرتا ہے تو بحر و بر میں خرابی و فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔"خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے" (26) فرمان ربانی ہے۔ زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔ (27) غرض یہ کہ زمین کے نظام میں اللہ پاک نے خیر و فلاح پیدا فرمائی ہے۔اس میں فساد کے لئے کوشاں نہ ہو۔

قدرتی اور فطری وسائل کا استحصال

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو عدم سے وجود بخشا اور بیش بہا نعمتوں سے نوازا، اور فطری ماحول تشکیل دیا جو کہ انسانوں، حیوانات، چرند پرند، حشرات، نباتات الغرض تمام عناصر کے لئے نفع بخش اور تحفظ کا ضامن ہے۔ فرمان ربانی ہے:(ترجمہ)جو (قوم)بدل ڈالے اللہ کی نعمت کو اس کے مل جانے کے بعد تو یقیناً اللہ تعالیٰ (اس قوم کو)سخت عذاب دینے والا ہے۔ (28)ماحول بھی اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔اور اس ماحول کا توازن بگاڑنا بھی نعمت میں تغیر پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

مہلکات سے بچنے کا حکم

قرآن کریم رشد و ہدایت کا فرمان ہے۔ انسان کو نائب خدا ہونے کی بناء پر پر امن رہنے اور امن پھیلانے کا درس دیا گیا ہے اور ایسے تمام حرکات سے باز رہنے کا حکم ہے جو دنیا و آخرت میں ہلاکت کا باعث بنیں یا دیگر مخلوقِ خدا کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(ترجمہ)اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں اور نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے۔(29) (ترجمہ)اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین جانو اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔ (30) درج بالا آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ ایسے تمام امور جو انفرادی و اجتماعی تحفظ کے خلاف ہوں وہ مہلک ہیں اور جس سے ماحول میں بگاڑ پیدا ہو خواہ وہ درختوں کو کاٹ کر کیا جائے یا زہریلے عناصر کو فضا، پانی یا زمین میں شامل کیا جائے یہ سب ہلاکت کے ضمن میں آتے ہیں۔لہذا ایسی تمام حرکات و سکنات سے منع کیا گیا ہے۔

اجتماعی مفادات کا تحفظ

اسلام اجتماعیت کا درس دیتا ہے۔ فرد کو جماعت کے ساتھ جوڑنے کی تعلیم دیتا ہے اور اتحاد و اتفاق کا درس دیتا ہے۔ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کرتا ہے جس سے تمام طبقات معاشرے ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" مومنین کی مثال آپس میں رحم و لطف کی اسطرح ہے جیسے ایک شخص کا جسم، جب اس کے جسم کے اک حصے کو تکلیف ہوتی ہے تو اس تکلیف میں سارا جسم شریک ہوتا ہے۔".(31) اس مثال میں حضور پاک ﷺ نے اسلامی معاشرے حقیقی تصویر پیش فرمائی ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایامَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِالْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ(32) جو مسلمانوں کے حقوق کی رعایت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔ غرض یہ کہ جب انسان اپنے فرائض کی ادائیگی یقینی بنائے گا تو دوسروں کے حقوق ادا ہوں گے اور محفوظ رہیں گے۔ اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کا بلیغ فرمان ان الفاظ میں ہیں۔ الدِّينُ النَّصِيحَةُ لِلهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ- (33) ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دین خیر خواہی (بھلائی) ہے۔ اللہ کے لئے، اور اس کے رسول ﷺ کے لئے اور مسلم امراء اور عام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی ہے۔

اسلام میں طہارت اور صفائی کی اہمیت

ماحول کا توازن صفائی سے برقرار رہتا ہے جبکہ گندگی ماحول کو آلودہ کرتی ہے۔ اور گندگی سے معاشرے کے تمام عوامل و عناصر خواہ جاندار ہوں یا بے جان سب بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ اسلام میں صفائی و پاکیزگی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا " صفائی نصف ایمان ہے۔"(34) نماز دین اسلام کا اہم رکن ہے۔ نماز کی ادائیگی کے لئے با وضو ہونا بنیادی شرط ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے۔ (35) اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ خود کو صاف ستھرا رکھے۔ اور اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔ مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے۔ (36) صفائی کی ترغیب دینے اور رغبت دلانے کے لئے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ طیب ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے۔ اللہ نظیف ہے اور نظافت کو پسند فرماتا ہے۔(37) اسلام فطری دین ہے اور فطرت کا معانی ہے توازن کو قائم رکھنا۔ اور توازن کو بگاڑنے کا نام فساد ہے۔ فطری توازن کے قیام کے لئے اسلام نے زندگی گزارنے کے صحت مند اصول وضع کئے ہیں۔ مثلاً کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا،(38) اور اسی طرح نیند سے بیدار ہونے پر ہاتھ دھونے کا حکم
دیا گیا ہے۔(39)

الغرض یہ کہ طرز معاشرت میں اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔کہ وضع و قطع، رہن سہن، گھر، مکان، راستہ، سواری، ہر چیز میں صفائی، ستھرائی اور بہتر طرز زندگی اختیار کرنے کی تلقین و ترغیب دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(ترجمہ)اوراپنے کپڑوں کو خوب پاک رکھو (40) اس طرح حدیث نبوی ﷺ میں آتا ہے۔ اپنے لباس کو مزین کرو۔ اپنی رہائش گاہوں کو درست رکھو۔ یہاں تک کے تم سارے انسانوں میں سب سے مضبوط حس رکھنے والے انسانوں میں شمار کئے جانے لگو۔(41) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اپنے صحنوں اور میدانوں کو صاف رکھو۔(42) انسان اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے کے لئے زبان و الفاظ کا سہارا لیتا ہے۔ اگر انسان اپنے منہ کی صفائی کا خیال نہیں رکھے گا تو لازمی بات سے کہ اس کے منہ سے بو آئے گی جس سے مخاطب اور حاضرین مجلس کے پریشان ہو گی۔ اور دھن کی صفائی کو اس قدر اہمیت دی کہ رب کی رضا کا ذریعہ قرار فرمایا۔(43)

نبی کریم ﷺ نے ایک ایسے اصول وضع فرمائے جن کے تحت معاشرے میں قوم کے ایسے عمومی مزاج کی تشکیل ہوئی۔ جس میں تحفظ اور صفائی کی صورتحال یقینی ہو۔ جبکہ آلودگی کے خاتمے اور بتدریج کمی کی راہ ہموار ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رات کے وقت دروازے بند کرلو۔ اور چراغ کو بجھادو۔ کھانے اورپینے کے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔ خواہ ایک لکڑی کے ٹکڑے سے ہی ڈھانپ دو۔(44) اس فرمان نبوی ﷺ سے کئی پہلو واضح ہوتے ہیں۔ رات کو دروازے بند کرنے سے کوئی موذی چیز گھر میں داخل نہیں ہو سکے گی۔ اور چراغ بند کرنے سے ضیاع واسراف نہیں ہو گا۔ اور فضائی آلودگی اور اندیشے نہیں ہوں گے۔

حدود سے تجاوز کی ممانعت

معاشرے میں فساد فطری توازن کے بگاڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور کسی بھی معاملے میں حد سے بڑھنا توازن میں بگاڑ کا سبب بنے گا اور قرآن پاک میں حد سے تجاوز کرنے کو اسراف قرار دیا ہے۔ اس بارے میں اللہ پاک کا ارشاد ہے۔(ترجمہ) کھاؤ پیو اور حد سے آگے نہ بڑھو بیشک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (45)۔

آلودگی پھیلانے والوں کو روکنا کرنا

اسلام میں تعاون علی الخیر کا حکم دیا گیا ہے اور برائی سے روکنے اور فساد اور فتنے کے پھیلاؤ سے روکا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔(ترجمہ)اور نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی آپس میں مدد کرو۔ اور گناہ اور زیادتی کے کاموں پر ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یقینا اللہ تعالیٰ سخت سزا

دینے والا ہے۔ (46) درج بالا آیت مبارکہ میں معاشرہ کا ایک کلیدی اصول بیان کیا گیا ہے۔ اگر کچھ افراد معاشرہ اپنے وقتی فائدے کے حصول کے لئے ماحول کو یا اس کے عناصر کو نقصان پہنچائے تو نتیجتاً اس نقصان اور تباہی کے اثرات اس تک لازمی پہنچیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(ترجمہ (اور تم اس وبال سے بچو جس کا اثر صرف انہی لوگوں تک محدود نہیں رہا کرتا جو تم میں سے گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں اور یہ بات خوب جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ بہت سخت سزا دینے والا ہے (47)۔ اس امر کی حدیث پاک میں مختلف مقامات مختلف انداز میں تعلیم و ترغیب دی گئی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث آتا ہے۔ اگر ایک بحری جہاز ہے اور اس میں کئی منزلوں پر لوگ سوار ہیں اور نیچے والی منزل کے لوگوں کو پانی لینے کے لئے بار بار اوپر جانا پڑے اور اس وجہ سے وہ لوگ اپنی آسانی کے لئے جہاز میں سوراخ کر لیں کہ پانی لیے میں آسانی ہو تو اس صورتحال میں اگر اوپر والی منزل کے لوگ ان کو منع نہیں کریں تو نتیجتاً جہاز ڈوب جائے گا۔ اور اس کے ساتھ سب ہلاک ہو جائیں گے۔(48)

جان و مال کا تحفظ

اسلام کا مقصد انسانیت کی فلاح و بہبود ہے اور ضرر رساں افعال اور ایسے کام جو کے نقصان کا موجب ہوں ان سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ فرمان ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مؤمن وہ ہے جس کے شر سے لوگوں کے خون اور مال محفوظ رہیں۔(49) اس حدیث مبارکہ سے یہ نقطۂ کشید ہوتا ہے۔ کہ عملی مسلمان کہلانے کا وہی شخص حقدار ہو گا حس کے قول و فعل سے کسی دوسرے مسلمان کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ اگر کوئی فضائی آلودگی پھیلانے کے اسباب کا مرتکب ہے جیسے سگریٹ نوشی، یا ایسے ناقص دھویں والی گاڑی استعمال کر رہا ہے، یا اپنے نفع کے لئے اپنے کارخانے آبادی کے علاقے میں لگا کر یا کارخانوں کے فضلات کو پانی میں تلف کر رہا ہے جس سے عوام الناس کی زندگیوں کو خطرات میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہو تو اس کو یہ بات ذہن نشین کر لے کہ ایسے شخص کا اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

بدبو پھیلانے کی ممانعت

ماحول کی صفائی و ستھرائی پر اسلام میں خصوصی احکامات دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کے ایسی اشیاء جن کے کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہو وہ کھا کے مسجد میں آنے سے منع کیا گیا ہے۔ مثلاً کچا لہسن اور پیاز کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے مسجد میں آنے سے قبل ایسی اشیاء کو کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو (کچا) لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے اور ہماری مساجد سے دور رہے۔ اسے چاہیے کہ وہ گھر

میں ہی رہے۔(50) اس حکم مبارک کی ایک دوسری حدیث مبارکہ میں وضاحت ان الفاظ میں فرمائی۔ بے شک فرشتوں کو ان چیزوں تکلیف پہنچتی ہے جن سے ابن آدم کو تکلیف پہنچتی ہے۔(51) ۔اسی طرح ایسے درخت جن کا دھواں انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے اس کے استعمال سے منع فرمایا۔ جیسا کہ کراث ایک درخت ہے جس کا دھواں بدبودار اور صحت کے لئے نقصان دہ ہے ایک موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے کراث کے دھویں کی بدبو محسوس کی تو آپ ﷺ نے ناگواری کا اظہار فرمایا اور تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔"کیا میں نے تمہیں اس بدبودار درخت کے استعمال سے نہیں روکا تھا۔(52) مدنی معاشرے میں حضور پاک ﷺ نے ایسے عمومی مزاج تشکیل کیا کہ عوام الناس کی تکلیف کے تمام راستوں واسباب کا سدباب کیا۔ جیسا کہ حضرت عمر عہد نبوی ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں۔"کہ میں دیکھا کہ کئی لوگوں کو لہسن و پیاز کھانے کی وجہ سے حضور ﷺ نے مسجد سے نکلوا کر جنۃ البقیع کی طرف بھیج دیا۔(اس کا مقصد یہ تھا کہ لہسن اور پیاز کی بو سے کسی کو تکلیف نہ ہو)۔(53)

نہ نقصان پہنچاؤ اور نہ ہی نقصان اٹھاؤ

اسلام ایسے معاشرے کی تشکیل کرتا ہے۔ جس میں ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کے جذبہ کی ابیاری کی جاتی ہے۔ ظلم سہنے اور ظلم کرنے دونوں سے منع کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (نہ تم خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی کو نقصان پہنچاؤ)(54) اس حدیث مبارکہ سے استدلال کیا جاسکتا ہے کہ آلودگی چونکہ انسان کے خود کے لئے بھی نقصان دہ ہے اور معاشرے کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔اس لئے ایسے افعال وحرکات جس سے آلودگی پھیلے یا آلودگی کے اسباب بنیں ان سے حتی الامکان بچنا چاہیے۔

عوامی مقامات کی صفائی کا حکم

پاکیزگی و صفائی کا اصول اسلام زندگی کے تمام شعبہ ہائے زندگی میں دیتا ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(ترجمہ) آپ(ﷺ) کہہ دیں کہ میں نہیں پاتا اس وحی میں کہ مجھ کو پہنچی ہے کسی چیز کو حرام کھانے والے پر جو اس کو کھاوے مگر یہ کہ وہ چیز مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا گوشت سور کا کہ وہ ناپاک ہے (55)۔اسلام میں اردگرد کے ماحول کو صاف رکھنے کی ترغیب دی گئ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ روایت کرتے ہیں کہ راستہ سے گندگی کو دور کرنا صدقہ ہے۔(56) اس حکم سے واضح ہوتا ہے کہ زمین کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے خاص طور پہ ان جگہوں کو جہاں لوگوں کا زیادہ واسطہ ہو۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ،نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (57) اس حکم میں آبی آلودگی اور فضائی آلودگی سے روکا گیا ہے۔ کیونکہ جب کھڑے پانی میں ناپاکی اور کثافتیں ملائی جاتی ہیں تو گندگی اور آلودگی پھیلتی ہے۔ مزید صراحت کے ساتھ فرمایا: تین مقامات پر لعنت سے بچو، پانی کے مقامات پر، راستوں پر اور سایہ دار جگہوں پر، غلاغت پھیلانے سے بچو۔ (58) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جو اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائے وہ مومن نہیں ہو سکتا (59)۔۔اس حدیث مبارکہ کی گہرائی پر غور فکر کیا جائے تو ادراک ہو گا کہ تکلیف اور اذیت میں ہر وہ بات آئے گی جو اس کی بقاء اور تحفظ کے لئے نقصان دہ ہو۔

رہائشی علاقوں کے ماحول کا تحفظ

ایسے اعمال جن کا رواج نہ ہو یا خلاف عادت ہو مثلاً رہائشی علاقے میں تجارتی تنور یا آٹا چکی، یا لانڈری وغیرہ کھول دے۔ جس کے شور سے آس پاس کا ماحول مسلسل متاثر ہو تو فقہائے کرام نے اسے صریح ضرر میں شمار کیا ہے۔ اگر کوئی شخص یا ادارہ حکومت کی ہدایات کے خلاف ایسے علاقے میں دھواں خیز یا کثافت انگیز فیکٹری قائم کرے۔ چونکہ یہ خلاف عادت ہے اور قانوناً جرم شمار ہو گا۔ اگر کسی خالی زمین ہے اور اس میں لوگ کچرا وغیرہ پھینک جاتے ہیں جس سے بدبو پھوٹتی ہے اور اہل علاقہ کو اس سے شدید تکلیف ہوتی ہو جبکہ کچرا پھینکنے والے کی نشاندہی نہ ہو تو پھر اس زمین کی صفائی کا ذمہ دار زمین کا مالک ہو گا۔ اگرچہ وہ خود کچرا نہیں ڈالتا۔(60)

تعمیرات کے ضمن میں ذمہ داری

کسی بھی انسان کو اپنی ملکیت میں ایسے تصرف کی اجازت نہیں جو اس کے پڑوسی کے لئے نقصان دہ ہو۔ مثلاً مکانات کے درمیان حمام بنوانا(61) برف خانہ بنوانا جس کی وجہ سے سیلن ہو۔ یا بھٹی لگانا جس سے دھواں بدنے کی وجہ سے فضائی آلودگی ہو۔ جو کہ سانس کی مہلک بیماریوں کی وجہ بنتا ہے۔ فقہائے کرام اس کلیہ سے اتفاق رکھتے ہیں کہ شخصی تصرفات میں ہر قسم کے ضرر سے بچنا ممکن نہیں۔ اور نہ ہی شریعت میں مطلوب ہے۔ بلکہ ممکن حد تک ایسے عمل سے گریز کا حکم ہے۔ جس سے دوسروں کو قابل لحاظ ضرر پہنچے۔

منافع کا حصول اور مضرت سے دوری

کھانا ہر شخص کی ضرورت اور بنیادی حق ہے۔ کھانے پکانے کے لئے مختلف ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں مثلاً، لکڑی، کوئلہ، گوبر، گیس اور بجلی، شمسی توانائی کا استعمال ہوتا ہے، ان ذرائع ایندھن میں سے کچھ مہنگے جبکہ کچھ نسبتاً سستے ہیں۔ جو مہنگے ہیں ان سے آلودگی کم پھیلتی ہے۔ لہذا جو صاحب حیثیت ہیں انکو چاہیے کہ وہ

مہنگے ذرائع ایندھن کو استعمال کریں۔ تاکہ ماحول کم سے کم آلودہ ہو۔ اور اگر کم دھواں پھینکنے والے ایندھن یا دیگر متبادل وسائل بسہولت میسر ہوں تو ترجیحی طور پر انہی کو استعمال کرنا چاہیے۔ دَرْءُ الْمَفَاسِدِ أَوْلَى مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ(62) مضرت کو دور کرنا منافع کے حصول سے بہتر ہے۔ اسلام میں معروفات کے حصول سے زیادہ منہیات سے پرہیز پر زور دیا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث پاک میں منہیات سے ہر حال میں بچنے پر زور دیا ہے۔ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ(63) حضور پاک ﷺ نے فرمایا جس کام سے میں روکوں اس سے رک جاؤ اور جس کا حکم دوں اس کو اپنی استطاعت کے مطابق کرو۔ اس طرح ایک دوسری روایت حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب دو اشیاء میں اختیار ملتا تو آپ ﷺ آسان ترین کا انتخاب فرماتے بشرطیکہ گناہ نہ ہو۔ علامہ ابن عبد البر القرطبی اسکی تشریح میں لکھتے ہیں کہ آسانی کا تعلق آپ ﷺ کی ذات مبارکہ سے نہیں بلکہ امت کی طرف سے ہے۔ اس سے ایک نکتہ یہ بھی کشید ہوتا ہے کہ اجتماعی مفادات کی رعایت ذاتی مفاد کے مقابلے میں زیادہ قابل تحسین ہے۔ اس سلسلے میں جو صاحب استطاعت افراد ہیں وہ ایسے ایندھن کا استعمال کریں گے جو کہ آلودگی اور دھواں نہ پھیلائے۔ اگرچہ ایسا ذریعہ ایندھن مہنگا ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اس سے اجتماعی مفاد وابستہ ہے اس لئے ذاتی نقصان کو برداشت کیا جائے گا۔

ایندھن کے متبادل ذرائع کا استعمال

سائنسی علوم میں ترقی سے ذرائع آمد و رفت میں انقلاب برپا ہوا ہے۔ گاڑیاں نہ صرف یہ ذریعۂ سفر ہے، بلکہ اس پیشے سے بہت سے لوگوں کا روزگار وابستہ ہے۔ گاڑیاں، ریل گاڑیاں، جہاز، بحری جہاز، پیٹرول اور ڈیزل سے چلتی ہیں۔ تاہم ڈیزل سے چلنے والی گاڑیاں آلودگی کا زیادہ سبب بنتی ہیں۔ اس لئے ماہرین کی رائے ہے کہ ایندھن کے متبادل ذرائع کو استعمال کیا جائے۔ روشنی انسانی معاشرے کی ایک اہم ضرورت ہے۔ روشنی کے حصول کے لئے جنریٹر استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو جنریٹر ڈیزل، اور مٹی کے تیل سے جلتے ہیں ان سے دھواں زیادہ نکلتا ہے اور ماحول کے لئے آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ جبکہ پیٹرول اور گیس سے چلنے والے جنریٹر سے دھواں کی مقدار کم ہوتی ہے۔ لہذا ایسے جنریٹر کو استعمال کرنا چاہئے جو کہ کم دھواں پیدا کرے۔

سولر لائٹ کا استعمال

توانائی حصول کے لئے نئے نئے ذرائع کو استعمال کیا جا رہا ہے ان میں ایک ذریعہ شمسی توانائی کا ہے۔

شمسی توانائی کے بہت سے فوائد ہیں ایک طرف ماحول آلودگی سے بچ جائے گا اور دوسری طرف بجلی کا بل بھی نہیں آئے گا۔ اس لئے حکومتیں اس پر خصوصی توجہ ہے۔ اس سلسلے میں صاحب استطاعت افراد کو چاہئے وہ ایسے توانائی کے ذرائع کو استعمال کریں۔

فضلات اور کچرے کے لئے مخصوص جگہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کی غذا کے لئے نباتات اور جانور پیدا کئے۔ تاہم جانوروں کے گوشت کو استعمال کیا جاتا ہے اور ان کے فضلات کو پھینک دئے جاتے ہیں جن میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ فضا آلودہ ہو جاتی ہے۔ جو کہ انسانی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے اسلامی طریقہ کے مطابق ذبح کرنے کے بعد جانوروں کے فضلات اور باقیات کو صحیح طریقے پر آبادیوں سے دور تلف کیا جائے۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ(64) ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک قوم کے سباطہ (کچرا پھنکنے کی مخصوص جگہ) پر تشریف لائے اور پیشاب فرمایا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں کچرا اڈالنے کے لئے جگہ مخصوص تھی۔

پلاسٹک کے لفافے اور برتنوں پر پابندی

اس جدید دور میں سستی اشیاء تیار ہو رہی ہیں جو پلاسٹک سے تیار کی جاتی ہیں بظاہر یہ خوشنما دیکھائی دیتی ہیں خاص طور پلاسٹک کی تھیلیاں جنہیں پولی تھیلین بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا استعمال بہت زیادہ ہے جبکہ یہ ماحول کے لئے ایک مستقل خطرہ ہیں، کیونکہ یہ تھیلیاں گل سڑ کر ختم نہیں ہوتی اور اگر انہیں جلایا جائے تو ان کا دھواں بہت خطرناک ہے۔ جبکہ یہ تھیلیاں آبی آلودگی کا سبب بھی بن رہی ہیں۔ ناقص پلاسٹک کی مصنوعات نہ صرف ماحول کے لئے بلکہ انسانی جان کے لئے بھی ایک مستقل خطرہ ہے۔ جدید تحقیق سے ثابت ہو رہا ہے کہ پلاسٹک کی مصنوعات کینسر اور اس جیسے دیگر موذی امراض کا باعث ہیں۔ اس لئے پلاسٹک مصناعات پر قانون سازی کر کے سختی سے پابندیاں لگانی چاہئیے۔ بس معاشرہ آلودگی سے یقینی طور پر پاک ہو گا۔

سگریٹ کا استعمال پر پابندی

اسی طرح سگریٹ، تمباکو، حقہ اور شیشہ وغیرہ کا دھواں بھی انسانی صحت کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ یہ اشیاء نہ صرف پینے والے کے لئے نقصان دہ ہیں بلکہ اردگرد کے لوگوں کے لئے بھی نقصان دہ ہیں۔ ان خطرات کے پیش نظر عوامی مقامات اور ائیر پورٹ پر ایسی اشیاء کے لئے اسموکنگ زون بنائے گئے ہیں۔ تاکہ عام لوگ اس کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ تاہم شرعی نقطۂ نظر سے ایسی اشیاء کا استعمال مکروہ ہے۔

عوامی مقامات پر تھوکنے کی ممانعت

اسلام صفائی اور نظافت کا حکم دیتا ہے اور ایسے کاموں سے منع کرتا ہے جن سے کراہت ہو۔ عوامی مقامات پر تھوکنا انسانی صحت اور ماحول کے لئے نقصان دہ ہے۔ جدید ریسرچ سے ثابت ہوا ہے کہ انسانی تھوک میں جراثیم ہوتے ہیں جو کہ کھلی فضا میں پھیلتے ہیں اور مختلف بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ یہی وجہ کہ کئی ترقی یافتہ ممالک میں عوامی جگہوں اور سڑک کنارے تھوکنا قانوناً جرم ہے۔ اور نبی کریم ﷺ آج سے صدیوں قبل عوامی جگہوں پر تھوکنے کی ممانعت فرمائی۔ اور تعلیم و تلقین فرمائی کہ مساجد، راستوں اور گھروں میں نہ تھوکا جائے۔ نبی کریم ﷺ بدبو دار اشیاء کھا کر مسجد میں آنے سے منع کیا۔(65) اسی طرح نبی کریم ﷺ نے مسجد امام کو مسجد کی دیوار پر تھوکنے کے سبب معزول کر دیا۔(66) جگہ جگہ تھوکنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا(اور اگر تھوکنا ضروری ہو تو)قدموں کے نیچے تھوکنے کی ہدایت فرمائی(تاکہ تھوک کو مٹی میں دبا جا ئے(67)۔اور اس کے جراثیم اڑ کر فضا میں شامل نہ ہو جائے۔ مٹی جراثیم کش ہے۔ آج کے دور میں عوامی مقامات پر تھوک دان بنانے چاہئے۔

تابکاری شعاعوں سے پرہیز

سائنسی ترقی سے مشینی اشیاء میں انقلاب پیدا ہو گیاہے۔انسان نے اپنی سہولت اور آسانی کے لئے نت نئ مشینیں ایجاد کر لی ہیں ان مشینوں سے اگر ایک طرف انسان کو سہولت وآسانی میسر آئی تو دوسری طرف قدرتی ماحول کے توازن میں بگاڑ بھی پیدا ہوا ہے۔گھروں میں استعمال ہونے والی بہت سی مشینوں مثلاً فریج، ایئر کنڈیشنر، ٹی وی، موبائل، وغیرہ سے تابکاری شعاعیں نکلتی ہیں جو کہ نہ صرف یہ کہ انسانی جان اور اس کی تخلیقی صلاحیتوں کے لئے خطرناک ہیں بلکہ پرندوں او حشرات الارض کے لئے بہت خطرناک ہیں۔ اور ان شعاعوئں کی وجہ سے دوست ماحول کے پرندوں اور حشرات الارض کی تعداد میں دن بدن کمی آرہی ہے۔ چونکہ آج کے دور میں ان مشینوں یا استعمال ایک ضرورت بن چکا ہے۔اور اس سے روکنا شرعی نقطۂ نظر سے افراد معاشرہ کو تنگی میں مبتلا کرنا ہو گا۔ تاہم اس ضمن میں احتیاط کو ملحوظ خاطر رکھا جا سکتا ہے۔ کہ ان اشیاء کے استعمال میں اسراف نہ برتا جائے۔

صوتی آلودگی کے مسائل کا تدارک

صوتی آلودگی بھی ماحولیاتی آلودگی کی ایک قسم ہے۔ صوتی آلودگی سے مراد ایسا شور جس سے فضا متاثر ہوتی ہے۔ اور ایسا شور جس سے ارتعاش پیدا ہو اور اس سے انسانی اور حیوانی پردۂ سماعت متاثر ہوتا

ہے۔ ایسے شور سے بہرہ بن کے علاوہ دماغی و نفسیاتی امراض پیدا ہوتے ہیں ۔ گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد، فیکٹریوں اور مشینوں کی آواز، ہارن کا شور، ٹریفک کا شور، سائرن کی آواز اور طرح طرح کی آوازیں جو کہ انسانی صحت کے خطرہ اور وبال جان بن رہے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات اس سلسلے میں واضح ہیں۔ اسلام متوازن زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے یہاں تک کہ بات کرنے میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(ترجمہ) اور میانہ روی رکھو اپنی چال میں، اور پست رکھا کرو اپنی آواز(68)۔وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا (69)(اور نہ تو بلند آواز سے نماز پڑھو اور نہ بالکل آہستہ پڑھو اسے اور تلاش کرو ان دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ)۔ نہ سنیں گے وہاں لغو باتیں اور نہ گناہ والی باتیں، ہاں یہ کہنا ہو گا سلام سلام(70) وہ اس میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے(71) حدیث مبارکہ میں ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر متکبر مغرور، بخیل اور بازاروں میں شور مچانے والے شخص کو ناپسند فرماتے ہیں۔(73) سنجیدگی اور خاموشی نبوت کی صفات میں سے ہیں۔ حضور ﷺ کی صفات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ فہربان اور نرم طبعیت کے تھے۔

درج بالا نصوص سے واضح ہوتا ہے کہ صوتی آلودگی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے تناظر میں شور مچانے والے کارخانوں کو آبادیوں سے دور قائم کیا جائے گا تاکہ لوگ اسکے مضر اثرات سے محفوظ رہیں۔ تاہم اگر کوئی سرمایہ دار اپنے ذاتی فائدے کے لئے آبادی کے اند کارخانہ لگاتا ہے جس سے لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرتا ہے تو وہ دینی اعتبار سے گناہ گار ہو گا جبکہ اس کے خلاف قانونی طور پر کاروائی کی جائے گی۔ اسی طرح گاڑیوں کے ہارن کا مسئلہ ہے۔ تیز ہارن کی آواز سماعت کو متاثر کرتی ہے اس لئے تیز آواز کے ہارن لگانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اور اس سلسلے میں حکومتی سطح قوانین بننے چاہیے اور عوام کو سختی سے اس پر عمل پیرا کروانا چاہئے۔ اسی طرح جو جلسے جلوس کئے جاتے ہیں ان میں لاوڈ اسپیکر استعمال نہیں کرنے چاہئے۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد غیر ضروری تبادلۂ خیال جو کہ نماز فجر پر اثرانداز ہو اسے منع کیا گیا۔

نتائج وسفارشات

ماحول اقوام اور انسانوں کی شخصیت کا عکاس ہوتا ہے۔ درحقیقت ماحول وہ آلہ ہے جس سے قوموں کی تعلیم اور تہذیب و تمدن کا ادراک کیا جاتا ہے۔ اس جدید ترین دور میں فضاء انسان آلودہ زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ اس آلودہ زندگی سے انسان نہ صرف بے شمار بیماریوں کا شکار ہو رہا ہے بلکہ اسے ایک فعال زندگی گزارنے کی بجائے ذہنی کوفت میں مبتلا ہو رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی کی سب سے بڑی وجہ فضائی آلودگی ہے جو

ایک صحت مند معاشرہ تشکیل دینے میں بڑی رکاوٹ بن رہی ہے۔ گلی محلوں میں جنیریٹر کا شور، ٹریفک کا شور، ٹوٹی پھوٹی سڑکیں، گرد آلود راستے، کارخانوں کا دھواں اور شور ایسے ماحول میں صحت مند قوم چڑچڑی اور بیمار ہو جاتی ہے۔ آلودگی سے پاک معاشرہ ہی زندگی کے جدید چیلنجز سے نبرد آزما ہو سکتا ہے۔ آلودگی کے خاتمہ کے لئے قومی سطح پر رویوں میں تبدیلی ضروری ہے۔ کچن گاڈرن کا تصور اپنایا جائے۔ آلودگی کے خاتمہ کے لئے حکومت کو باقاعدہ قانون سازی کی ضرورت ہے۔ اور قانون کی عمل داری سے قبل عوامی آگاہی کی مہم بھرپور انداز میں چلائی جائے۔

1۔ فضائی آلودگی سے نمٹنے کے لئے معدنی ایندھن کا متبادل تلاش کرنا بہت ضروری ہے۔

2۔ صنعتی علاقوں میں زہریلی گیسوں اور مادوں کے اخراج اور پر قابو پانے کے لئے پلانٹ نصب جائیں۔

3- شجرکاری کو فروغ دینے سے آلودگی کی کمی میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہو گا-

4۔ ہر شخص اپنی سہولت کے مطابق ایک پودا لگائے جو صدقہ جاریہ کے ساتھ ساتھ فضائی خوشگواری کا ذریعہ بھی ہے۔

5۔ پولی تھین بیگز کے استعمال پر پابندی اور ری سائیکلنگ اشیا کا استعمال کیا جائے تاکہ کچرا بننے کے امکانات کم سے کم ہوں۔

6۔ پانی کے قدرتی وسائل کا تحفظ کیا جائے۔ سمندروں، دریاؤں، نہروں، چشموں کے پانی کو فیکٹریوں اور کارخانوں کے فضلات سے پاک رکھا جائے۔

7۔ سیوریج کے سسٹم کو بہتر او مؤثر بنایا جائے۔

8۔ شجرکاری کی مہم کو عام کیا جانا چاہئے اور اس سلسلے میں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ایک جامع پالیسی مرتب کی جس کا اطلاق ملک گیر سطح پر ہنگامی بنیادوں پر کیا جائے۔ سر دست شجرکاری کی مہم ہی دنیا کی سلامتی و بقاء لازم و ملزوم ہے۔ حکومت وقت کی اولین ذمہ داری ہے کہ عوام میں شعور و بیداری کے لئے خاطر خواہ انتظام کرے۔

9۔ عوام کو غیر آباد اور بنجر زمینوں کو آباد کرنے کی ترغیبات دی جائیں۔

10۔ گھریلو و صنعتی کوڑا کرکٹ بلدیاتی اداروں کے عملے کے ذریعے لینڈ فل سائٹ (ایسا بڑا اور گہرا گڑھا

جہاں فضلہ سائنسی طریقے سے دفن کرنے پر زمین کو کم سے کم نقصان ہو) میں منتقل کیا جائے اور صنعتی و دیگر ضرر رساں فضلے کو حفاظتی تدابیر کے ساتھ مشینوں کے ذریعے تلف کیا جائے۔[1]

حوالہ جات

1- sūrat̊ al-baqarat̊: 16
2- sūrat̊ al-mulk: 05
3- sūrat̊ fuṣilat: 12
4- sūrat̊ al-raḥman: 05
5- al-qurṭabī, muḥammad bin āḥmd, al-jāmiʿ lʾāḥkāmu al-qurʾān, ,1964 ,dāru al-kutub al-miṣrīat̊, al-qāhirat̊ Vol 17, p. 153.
6- sūrat̊ al-baqarat̊: 36
7- sūrat̊ ṭaha: 55
8- www.wikipedia.org
9- sūrat̊ al-nūr: 46
10- sūrat̊ al-ḥaj: 63
11- sūrāt̊ al-namal: 60
12- kanzu al-ʿumāl, ʿalāʾu al-dīn ʿalī bin ḥusām al-dīn, mūʾsasat̊u al-risālat̊, 1981, vol, 3,p.909, Hadith no, 9136
13- sunan al-bīhaqī al-kubra,ʾāḥmad bin al-ḥusaīn bin ʿalī bin mūsa ,maktabat̊ dāru al-bāz, kitāb al-muzāraʿt̊, vol, 6, p.168, Hadith no. 128
14- maūṭʾa al-īmām mālik, mālik bin ānas al-ʾāṣbaḥī dāru al-qalam ,damishq 1991, al-nwāsu šurakāʾ fī al-̊māʾi wālnwāri wāl̊ kalaʾai, vol, 5, p.300.
15- sunan al-bīhaqī al-kubra,ʾāḥmad bin al-ḥusaīn bin ʿalī bin mūsa ,maktabat̊ - dāru al-bāz, kitāb al-muzāraʿt̊, vol, 6, p.168, Hadith no. 154
16- sūrāt̊ al-ṭalāq:06
17- musnadu al-īmām āḥmad bin ḥanbal, āḥmad bin ḥanbal, mūʾsasat̊u al-risālat̊, vol, 20, p.292, hadith no, 12982
18- musnadu al-īmām āḥmad bin ḥanbal, vol, 23, p.372, hadith no, 15201-
19- sharḥ mushkilu al-ʾāaṯār,ʾābū ğaʿfar āḥamd bin muḥammad al-ṭaḥāwī, mūʾsasat̊u al-risālat̊, 1994, vol, 9, p. 179, hadith no, 3543.
20- sunan al-bīhaqī al-kubra,vol 10, p.321, hadith no, 21414
21- kanzu al-ʿumāl, vol 3, p.909, hadith no, 9136,-
22- kanzu al-ʿumāl, vol 3, p.909, hadith no, 9136,
23- sunan ābū dāūd, sulaīmān bin al-ʾāšʿaṯ, dāru al-kitāb al-ʿarbī . bīrūt, vol 4, p.530, hadith no, 5241
24- sūrat̊ al-baqarat̊: 206
25- sūrat̊ al-qasas: 77
26- sūrat̊ al-rūm: 41
27- sūrat̊ al-ʻarāf: 52
28- sūrat̊ al-baqarat̊: 211

1

sūrat̉ al-baqarat̉: 195-29
sūrat̉ al-nisā: 29-30
ṣaḥīḥ ibn ḥibān, Muhammad bin ḥibān, mūʾsasat̉u al-risālat̉, bīrūt, 1993, vol -31 1, p.532, hadith no, 2971
adābū al-ʾṣūḥbāt̉, muḥammad bin al-ḥusaīn al-nīsābūrī, dāru al-ṣaḥābat̉ -32 lilturāṯ ,miṣar, 1990, p.122, hadith no, 210
ṣaḥīiḥ al-bukḫārī, muḥammad bin īsmāʿīl , dār ibne kaṯhīr, ālīamāmat̉, -33
li al-nabī al-dīnu al-naṣīḥat̉u lilahi wa lirasūlihi wa ̊baīrūt, 1987, bāb qaū
, vol 1, p.30, ̊limīn wa ʿāmwatihim̊mus̊liʾāʾīmat̉i al-
ṣaḥīiḥ muslim, ābū al-ḥusaīn muslim bin al-ḥujāj al-qashīrī, dāru al-jīl bīrūt, -34 wuḍūʾi, , vol 1, p.140, hadith no, 205̊li al-̊bāb:faḍ
wuḍūʾi, , vol 1, p.22, hadith no, 61̊ al-̊ sunan ābū dāūd, bāb:farḍ - -35
ṣaḥīiḥ al-bukḫārī, vol 1, p. 305, hadith no, 856 -36
sunan al-tirmiḏī al-jāmiʿu al-ṣaḥīiḥ ,muḥammad bin ʿīssa abū ʿīsa al--37 tirmiḏī ,dār īḥīāʾu al-turāṯh al-ʿarabī, bīrūt, vol, 5 p.111, hadith no, 2799
wuḍūʾi, , vol 3, p.405, hadith no, 3763̊ al-̊ sunan ābū dāūd, bāb:farḍ-38

ṣaḥīiḥ al-bukḫārī, vol 1, p. 82, hadith no, 10 -39
sūrat̉ al-mudaṣir: 04 -40
al-mustadrak ʿala al-ṣaḥīiḥīn,muhammad bin abdullah al-ḥākim al--41 nīsiābūrī, dāru al-kutub al-ʿilmīat̉, bīrūt,1990, vol, 4, p.203, hadith no, 7371.

musnadu al-bazār, ābū bakar āḥmad al-bazār,maktabat̉u al-ʿulūm -42 wālḥikam, al-madīnat̉ al-munawarat̉ 2009, vol, 3,p. 320.
ṣaḥīiḥ al-bukḫārī, vol 2, p. 682, hadith no, 10 -43
musnadu al-īmām āḥmad bin ḥanbal, vol 23, p. 260, hadith no, 1515 -44

sūrat̉ al-ʻarāf: 31 -45
sūrat̉ al-māida: 02-46
sūrat̉ al-anfāl: 25, 48, ṣaḥīiḥ al-bukḫārī, vol 2, p.822, hadith, 2361. -47
sunan al-tirmiḏī al-jāmiʿu al-ṣaḥīiḥ, vol 5, p. 71, hadith no, 2627 -49
̊ āū́ baṣalā̊ ākala ṯūmmā āū̊ī man̊ ṣaḥīiḥ muslim, bāb nah- -50 jid, vol 2, p. 80, hadith no, ̊mas̊ ḥuḍūri al-̊wahā ʿan̊ naḥ̊ā āū́kurwāṯh 1282
ibid -51
sunan ibn mājah, muḥammad bin īazīd al-qazwīnī, ktāb al-ʾāṭʿimat̉, dāru -52 al-fikr, bīrūt, vol, 2, p. 116, hadith no 3325
ṣaḥīiḥ muslim,bab al-masajid, vol 2, p.81, hadith no 1286 -53
sunan ibn mājah, vol, 2, p. 784, hadith no, 2341 -54
sūrāt̉ al-māida: 145-55
sunan ibn mājah, kitāb al-maẓālim, vol, 2, p. 870 ,-56
ʾu fī ̊mar̊ īabūla al-̊ ān̊riʿan̊mīāhi ,ālzwağ̊ ṣaḥīḥ ibn ḥibān, bābu al--57 ni, vol 4. P.60, hadith no, 1250̊māʾi ,īḏā kāna ḏalika dūna qulwataī̊al-

li ◌̊baū◌̊mawāḍiʿ al-atī naha al-nabīwuʿani al-◌̊ sunan ābū dāūd bāb al--58 fīhā,vol, 1, p.11
jār, vol 1, p. 49, hadith no, ◌̊rīmi īīd̠āʾi al-◌̊ ṣaḥīiḥ muslim, bab baīāni taḥ-59 181
tabṣiratُu al-ḥukām fī auṣūli al-ʾāqḍīatٌ ūmanāhiju al-ʾāḥkām, abn farḥūn -60
ībrāhīm bin ʿalī bin mḥmd, maktabatُu al-kulīāt al-ʾāzharīatٌ, 1986, vol, 2, p.363.
al-mughnī, ibne qudāmatٌ ʿbd al-lh bn āḥmad, dāru al-fikr, bīrūt, vol 5, p. -61 51, 52
ʾāshbāhu wā al-lnwaẓāʾīru, zain u din ibn nujaim, dār al-kutub al-◌̊ al-62 ,ʿilmīatٌ, bīrūt, labnān, vol,1, p.90
ṣaḥīiḥ al-bukẖārī, vol 2, p. 2658, hadith no, 6858 -63
maūṭʾa al-īmām mālik, vol.5, p.492, ṣaḥīiḥ al-bukẖārī, vol 2, p. 874, hadith -64 no, 233
ṣaḥīiḥ al-bukẖārī, vol 5, p. 2077, hadith no, 5137 -65
wuḍūʾi, , vol 1, p.181, hadith no, 481◌̊ al-◌̊ sunan ābū dāūd, bāb:farḍ-66
ṣaḥīiḥ al-bukẖārī, vol 1, p. 160, hadith no, 400 -67
sūrātٌ luqmān -68
sūrātٌ al-asrā: -69
sūrātٌ al-wāqʿtٌ: 25, 26 -70
sūrātٌ al-ghāshīatٌ: 11-71
sunan al-bīhaqī al-kubra, vol 10, p. 194, Hadith no, 20593 -72
jār, vol 2, p. 86, hadith no,1288◌̊rīmi īīd̠āʾi al-◌̊ ṣaḥīiḥ muslim, ab baīāni taḥ-73